# مغربی افریقہ کی مسلمان ریاستیں

یہ بات تعجب انگریز ہے کہ دنیائے اسلام میں مغربی افریقہ کے مسلمانوں کا چرچا بہت کم ہے۔ مشرقِ قریب یا مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ممالک عالمی پریس میں اپنا مناسب مقصد حاصل کر رہے ہیں لیکن مغربی افریقہ کی مسلم حکومتوں کا ذکر "مسلم حکومتوں" کی حیثیت سے بہت کم سنا جاتا ہے۔

سینیگال، گینیا اور مالی کی مشترکہ آبادی تقریباً ۱۱ ملین ہے جس میں ساڑھے سات ملین سے کچھ زیادہ مسلمان ہیں۔ دوسرے لفظوں میں سینیگال کی مسلم آبادی ۸۸ فی صدی، گینیا کی ۸۰ فی صدی اور مالی کی ۶۵ سے ۷۰ فی صدی کے درمیان ہے۔ ان ممالک کے مسلمانوں کی پوزیشن کی تعیین کے لیے ضروری ہے کہ اعداد و شمار کی تفصیلات پیش کی جائیں۔

## سینیگال

جغرافیہ: سینیگال افریقہ کی بہت ہی ترقی یافتہ مسلم ریاستوں میں سے ایک ہے۔ سینیگال کا نام ایک قصبہ سنگین سے لیا گیا ہے جو ایک دریا کے دہانے پر آباد ہے۔ نسلی جہت سے یہاں کی اہم اور خاص جماعتیں یہ ہیں: وولوف۔ پولس۔ سیر۔ ٹوکوسر۔ ڈولا سانگ۔ سراکل۔ مورس۔

وولوف اور پرنڈر یہاں کی دو اہم دیسی زبانیں ہیں۔ مسلمان وولوف جو نسلی اعتبار سے اس ملک کا سب سے بڑا حصہ ہیں ملک میں محنتی مزدوروں کی حیثیت سے ممتاز ہیں۔ اور سیر پی نٹ کی کاشت کاری میں ماہر ہیں (پی نٹ ایک پھلی ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے) اس ملک سے برآمد کی جانے والی اشیا میں ۸۵ فی صد کا پی نٹ ہی کا ہے۔ جس کی قیمت ۲۵ ملین فرنچ افریقن فرانک ہوتی ہے۔ سینیگال کا مرکزی شہر ڈاکر ہے جس کی آبادی تین لاکھ ساٹھ ہزار

ہے۔ سب سے اہم دریا سینیگال ایک ہزار ۴۳۵ میل لمبا ہے۔

تعلیم: تیس لاکھ کی آبادی میں صرف ایک لاکھ چھبیس ہزار مسلمان طلبہ (جن میں چالیس ہزار لڑکیوں کی تعداد بھی شامل ہے) نے ۱۹۶۱ء میں پرائمری اسکولوں میں تعلیم حاصل کی اور سیکنڈری اسکولوں میں ۶۳۵۸ طلبہ نے تعلیم پائی۔ طلبہ کی یہ قلیل غم انگیز تعداد صرف اسی اسلامی ملک میں نہیں ہے بلکہ غالب اکثریت رکھنے والے بہت سے مسلم ممالک میں تعلیم کا یہی حال ہے۔

یہ حوصلہ افزا بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ۴ راپریل ۱۹۶۱ء کو حکومت کے شعبۂ نشر و اشاعت نے یہ خبر شائع کی ہے کہ موجودہ لائق ترجیح کاموں میں ایک کام عربی زبان اور اسلامی تہذیب کی تعلیم ہے۔ فرانسیسی قبضے کے دوران میں کیتھولک مشنریوں کی انتہائی کوشش یہی رہی کہ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جائے۔ لیکن اس کے برخلاف آج ہر جگہ احیائے اسلام کی علامات نمودار ہیں۔ ڈاکر اور دوسرے مقامات کی تعلیم گاہوں میں عربی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے طلبہ ادارۂ علوم اسلامی میں بھی باقاعدہ شرکت کر رہے ہیں۔

## سینیگال میں اسلام کی ابتدائی تاریخ

اس ملک کے بارے میں قدیم ترین تاریخی بیان وہ ہے جو ابن حوقل نے دیا ہے۔ دسویں صدی ہجری میں یہ خاندان گئے۔ اس وقت سینیگال کے نچلے حصہ تکرور کی شاہی حکومت خاندان کے ماتحت تھی۔ کہا جاتا ہے کہ عبداللہ بن یاسین نے سینیگال کے ایک جزیرے میں ایک خاص اسلامی مسلک کی بنیاد رکھی اور انھیں کے ماننے والوں نے سینیگال کو خاندان کی ماتحتی سے آزاد کیا۔

چودھویں صدی عیسوی میں مشرقی سینیگال کے اندر سب سے پہلے مالی کے اثرات محسوس کیے گئے۔ پولس قبیلے نے تمام مغربی افریقہ میں بڑی تیزی سے اسلام کی اشاعت کی۔ چودھویں صدی کے بعد دو صدیوں میں ان کے ذریعے اسلام بڑی تیزی سے پھیلا۔

لیکن سینیگال کی وادی میں تکولروں نے ان کو شکست دے دی۔ ۱۸۵۴ء سے ۱۸۶۸ء تک سینیگال پر موروں غالب رہے لیکن حصول طاقت کے لیے ملک کے اندرونی حصوں کے مختلف قبیلوں کی باہمی کش مکش نے ملک کے اتحاد کو بہت کمزور کر دیا۔ فرانسیسیوں نے بڑی تیزی سے اس کمزوری کا فائدہ اٹھایا اور ان کے جنرل نے مسلمانوں کے سب سے بڑے حکمران الحاج عمر تل کو شکست دے کر پورے ملک پر قبضہ کر لیا۔

سینیگال میں فرانس کی پالیسی کا نمونہ وہی تھا جو الجزائر میں اس نے ایک خاص مذہبی فرقہ کی حمایت کی، اور پھر ان کی مدد سے پورے ملک پر غالب آ گیا۔ مفتوح ہونے کے بعد اس ملک کی تاریخ بتاتی ہے کہ فرانس اور برطانیہ دونوں نے اپنے سامراجی مقاصد کے لیے یہاں کے باشندوں کا بہت زیادہ استحصال کیا۔ دنیا کی دو بڑی جنگوں میں یہاں کے لوگوں کو کثیر تعداد میں بھرتی کیا گیا، اور سابقہ سلطنت فرانس کے مختلف حصوں میں وہاں کی بغاوتوں کو کچلنے کے لیے انھیں بکثرت استعمال کیا گیا۔

## آزادی کی کش مکش

۱۹۴۷ء میں فرانس سینیگالی فوجوں کو مدغاسکر میں استعمال کر رہا تھا لیکن فرانس کے مشہور سوشلسٹ لیڈر میرلین گے نے اس کے خلاف سخت اعتراض کیا۔ اس وقت وہ ڈاکر کے میئر تھے۔ وہ ایک تجربہ کار سیاسی لیڈر اور فرنچ اسمبلی کے سابق ممبر تھے۔ ان کے اس اختلاف کی وجہ سے فرانسیسی حکومت نے ان کو فرنچ اسمبلی کے الیکشن میں شکست دینے کا نقشہ کار تیار کیا۔ حکومت کا جوڑ توڑ اتنا کامیاب ہوا کہ سینیگال کے خانقاہ نشین مشائخ اور ان کے ماننے والوں نے ان کے بجائے مشہور کیتھولک شاعر لیوپولڈ لیدر سنگھر کی حمایت کی اور آج یہ شاعر سینیگال کا صدر ہے۔

جولائی ۵۹ء میں مالی کا فیڈریشن بنانے کے لیے سینیگال نے اپنے آپ کو مغربی سوڈان کے ساتھ ضم کر دیا۔ مالی نے جون ۶۰ء میں فرانس سے آزادی حاصل کر لی تھی۔

لیکن یہ انضمام صرف دو مہینے رہا۔ اگست میں اس نے اپنے آپ کو اس فیڈریشن سے الگ کر لیا اور ستمبر میں اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور سنگھر کو اپنا صدر منتخب کیا۔ دونوں کے بعد ممّدو ڈائی وزیراعظم بنائے گئے۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء کو سینیگال اقوام متحدہ کا ممبر بن گیا۔

ممّدو ڈائی سینیگالی سوشلزم کے پرجوش وکیل تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ سینیگال افریقہ کا ایک لازمی حصہ ہے اس لیے اس کو افریقی سیاست کے ساتھ کامل اتفاق کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے فرنچ سوشلسٹ لیڈر مسٹر پین راوس صدر سنگھر کے سیاسی مشیر تھے۔ یہ مسلمان ریاستوں کی جنگ آزادی کے ممتاز حامیوں میں ہیں، اور اس سلسلے میں ان کا ریکارڈ بڑا شاندار ہے۔

۱۹۶۲ء کے خاتمے پر وزیراعظم ممّدو ڈائی اور سینیگالی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر لمین گے کے درمیان سخت اختلاف ہو گیا۔ اس اختلاف رائے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مئی ۱۹۶۳ء میں ممّدو ڈائی کو حبس دوام کی سزا دی گئی، اور ان کی وزارت کے چار دوسرے وزیروں کو ۲۰ سال قید کی سزا دی گئی۔ لمین گے کو حکمران پارٹی یو۔ پی۔ ایس کا صدر اور لیوپولڈ سنگھر کو سکریٹری مقرر کیا گیا۔ موجودہ حکومت کے تعلقات مالی کے ساتھ نمایاں طور پر بہتر ہو رہے ہیں۔

## گینیا

گینیا نے جو فرانس کے قبضے میں تھا ستمبر ۵۸ء میں اپنی تاریخ آپ بنائی۔ اسی طرح کہ اس نے بطور خود یہ اعلان کر دیا کہ اب وہ فرنچ یونین سے الگ ہو گیا ہے۔ گینیا مغربی افریقہ کا تنہا وہ ملک ہے جس نے یہ مضبوط اور سخت قدم اٹھایا۔ باقی ملکوں نے بتدریج ۱۹۶۰ء تک آزادی حاصل کی۔ فرانس کے صدر ڈیگال نے جو اس اقدام سے غضب ناک ہو گئے تھے فوراً گینیا کی مالی امداد بند کر دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ گینیا کے سیاسی لیڈر سیکو تورے راتوں رات دنیا کے ایک مشہور آدمی بن گئے۔

گینیا، سینیگال اور شمال میں اس حصے کے درمیان واقع ہے جو اب تک پرتگال کے

قبضے میں ہے۔ شمال مغرب میں اس کی سرحد مالی سے اور دکھن میں سیرالون سے اور دکھن پورب میں لائبیریا اور ایوری کوسٹ سے ملتی ہے۔ اس کا رقبہ ۲ لاکھ چون ہزار کیلومیٹر پر مشتمل ہے، اور اس کی آبادی ۲۷ لاکھ ہے۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا یہاں مسلمانوں کی تعداد ۸۰ فی صد ہے۔ مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی ٹھیک ٹھیک بلاکم وکاست تعداد بتانا مشکل ہے۔ بعض مبصرین نے دکھایا ہے کہ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھی ہے۔

افریقیوں کے لیے اسلام میں سب سے بڑی اپیل یہ ہے کہ وہ نسل پرستی کی نفی کرتا ہے اور اس کے ماننے والوں کے درمیان نسل کی بنیاد پر کوئی تفریق یا امتیاز نہیں پایا جاتا۔ اور یہ مساوات اب تک مسلمانوں میں موجود ہے اور ان کے اندر عربی زبان اور اسلامی علوم کی تعلیم ترقی پذیر ہے۔

جب گینیا کو فرنچ ایڈ سے محروم کر دیا گیا تو وہ کمیونسٹ ملکوں سے مالی امداد لینے پر مجبور ہو گیا۔ ان حالات میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس ملک میں تمام ذرائع و وسائل قومی ملکیت میں لے لیے گئے۔ لیکن قریب زمانے میں پھر از سرِ نو انفرادی ملکیت نے اپنا حق جتانا شروع کر دیا ہے۔ گینیا واقعی طور پر ۲ اکتوبر ۵۸ء کو آزاد ہوا اور ۲۳ نومبر کو خانہ کے ڈاکٹر نکرومہ اور گینیا کے صدر سیکوتورے نے یونائیٹڈ اسٹیٹس آف افریقہ کی تحریک چلائی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک متفقہ اقتصادی پالیسی اور مشترکہ سیاسی دفاعی تنظیم وجود میں آئے۔ خانہ نے آگے بڑھ کر گینیا کو ایک بڑی رقم قرض دی سال دونوں نے مالی کے صدر موبو کیٹا کے ساتھ بمقام کوناکری ملاقات و مشورت کر کے ان تینوں ملکوں کی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی تجویز کی۔ گینیا جنوری ۶۱ء میں افریقی ملکوں کا سابلنکا گروپ کا ممبر بن گیا۔ اس گروپ کے ممبر الجزائر، گھانا، گینیا، مالی، مراکش، اور متحدہ عرب جمہوریہ مصر ہیں۔